شذرات

جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمان کا ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ سے نہایت گہرا اور خصوصی تعلق ہے اور چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کے عہدۂ جلیلہ پر ان کا فائز ہونا ہمارے لیے خاص طور پر موجبِ مسرت ہے۔ جناب ایس۔ اے۔ رحمان ملک کی ایک نامور شخصیت ہیں اور نہ صرف ماہرِ قانون بلکہ ادیب، شاعر، عالم، مفکر اور ماہرِ تعلیم کی حیثیت سے بھی انھیں ایک امتیازی مرتبہ حاصل ہے۔ وہ ۱۹۲۶ء میں انڈین سول سروس میں شامل ہوئے تھے۔ اور انھوں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۴۶ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جج ہوئے اور پھر پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک پنجاب میں متروکہ املاک کے کسٹوڈین رہے ۱۹۵۴ء میں لاہور ہائی کورٹ اور ۱۹۵۵ء میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج بنائے گئے اور اس سال یکم مارچ کو وہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کے چیف جسٹس ہوئے۔ ان مستقل عہدوں کے علاوہ وہ بنگال باؤنڈری کمیشن کے رکن، قانونی کمیشن کے صدر، پنجاب یونیورسٹی کے منصرم وائس چانسلر اور منصرم چیف الیکشن کمشنر بھی رہے ہیں اور تیس سال سے زیادہ مدت تک انھوں نے مختلف حیثیتوں سے ملک کی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ چنانچہ ان کے نئے اعزاز پر سب لوگوں نے اظہارِ مسرت کیا ہے۔

یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ جناب ایس۔ اے۔ رحمان ہمارے علمی، ادبی، اور ثقافتی اداروں کے روح رواں ہیں۔ اور ان کی غیر معمولی دلچسپی کی وجہ سے یہ ادارے اتنی ترقی کر رہے ہیں۔ اردو زبان و ادب سے ان کو دلی محبت ہے اور اس کی ہمہ جہتی ترقی و اشاعت کے لیے وہ جو کوششیں کر رہے ہیں اس کی بنا پر اردو دنیا میں آج ان کا وہی مرتبہ ہے جو ایک زمانے میں سر شیخ عبدالقادر مرحوم کو حاصل تھا۔ اردو کے علاوہ اسلامیات سے بھی انھیں گہرا شغف ہے اور وہ پاکستانی ثقافت اور فنونِ لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ علمی، ادبی اور ثقافتی اداروں سے ان کے قریبی تعلق اور عملی دلچسپی کا اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ مرکزی اردو بورڈ کے صدر، مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے بورڈ آف گورنرز کے رکن، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے ناظم، مجلسِ ترقی ادب اور بزمِ اقبال کی انتظامی مجالس کے رکن اور پاکستان آرٹس کونسل لاہور کے صدر ہیں۔